اصحاب صفہ کی عملی خدمات کا ایک تحقیقی جائزہ

An Exploratory Review of the Practical Services of Ashaab-e-Suffah

Journal of Quranic and Social Studies
11-21
© The Author (s) 2023
Volume:3, Issue:1, 2023
DOI: 10.5281/zenodo.8331233
www.jqss.org
ISSN: E/ **2790-5640**
ISSN: P/ **2790-5632**

Taj Muhammad
M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies, University of Balochistan, Quetta.

Fehmida Baloch
Lecturer, Department of Islamic Studies, SBK and Ph.D. Scholar, Necmettin Erbakan Üniversitesi Konya Türkiye

Syed Muhammad Haroon Agha
SST General, Education Department Government of Balochistan, Quetta

Abstract

In the history of the rise and fall of nations, if one searches for one of the most effective history-making factors, it can be said without a doubt that education comes first. This is the reason why Allah appointed man as his caliph and representative on earth, the first thing he equipped him with was knowledge, and the task he assigned to all his prophets was the centrality of learning the book, wisdom and self-purification. Got it Many attempts have been made in the past years to understand the relationship between education and Islam and to create a true Islamic spirit in the educational system. As soon as one hears the name of Suffah and the companions of Suffah, the mind travels in the world of imagination and stops at the canopy or hut which was situated at the north-east corner of the Prophet's Mosque. Who had no house, no door, no land. Dar-e-Arqam was an Islamic training center in Makkah. Muslims used to pray, learn the Qur'an and receive training in religious and worldly matters under the guidance of the Messenger of Allah (peace be upon him). If Madinah became the center of Islam, then it was going to have the honor of becoming the center of the Islamic state. Bait al-Maqdis was the Qibla for the first sixteen months of Madani's life. When Baitullah was declared as the Qiblah, the wall of the previous Qiblah was still standing on the back side of the Prophet's Mosque. Rasulullah's Heli ordered to put a canopy over it. He was named Suffah or Zillah. Apart from this roof, there was no wall around it. The status of the educational institution of Suffah was that of a residential seminary of that period. Where the travelers and poor students were equipped with fine education. In the educational institution of Suffah, the Messenger of Allah was actually preparing human capital. Limited research work has been done. The importance of this research to develop the education and training system of Suffah on Islamic lines is undeniable.

Keywords: Training System, Ashab-e- Suffah, Caliph, Dar-e-Arqam, educational institution.

Corresponding Author Email:
taj.muhammad782@gmail.com
fehmida.baloch@ogr.erbakan.edu.tr
ORCID https://orcid.org/0009-0002-3326-9754

درس گاہ صفہ کا قیام

ہجرت عامہ سے دو سال پہلے ہی مدینہ منورہ میں مسجد بنی زریق، مسجد قباء، بیت العزّاب اور نقیع الخضمات اور دیگر مساجد و مقامات میں قرآن، تفقہ فی الدین اور شرائع اسلام کی تعلیم ہو رہی تھی، اور ان میں تعلیمی خدمات انجام دینے والے حضرات کے لئے معلم اور مقری کا لقب مشہور ہو گیا تھا اور ان کے فضلاء اور فارغین کی اچھی خاصی تعداد ہو گئی تھی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری پر مسجد نبوی میں مرکزی درس گاہ کا اجراء ہوا۔ معلم انسانیت کی حیثیت سے قرآنی نصاب تعلیم کے مطابق ایک مثالی درس گاہ کو قائم کرنا اور اسے کامیابی سے چلانا بھی رسول اللہ ﷺ کی ذمہ داری تھی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے مسجد نبوی میں ایک کھلی، اقامتی درس گاہ قائم کی، جس کی حیرت انگیز کامیابی اس کے مثالی ہونے کا زندہ جاوید ثبوت ہے۔

(ا)۔اصحاب صفہ کی خدمات قرآن

آغوش نبوت کی پروردہ ہستیاں، آسمان رسالت کے چمکتے ستارے اور گلشن رسالت کے مہکتے پھول، جن کی خوشبو سے ساری دنیا مہک اٹھی، جن کے سینوں پر انوار رسالت براہِ راست پڑے، جن کے اوصاف حمیدہ اور عطر بیز سیرت کا تذکرہ تمام آسمانی کتابوں میں کیا گیا۔ درس گاہ صفہ کے طلبائے کرام، جو رسول اللہ لم کی صحبت سے فیض یاب ہو کر ایک دن پھر خود ہی مسند تعلیم وارشاد پر فائز ہوئے اور علم و عمل کے میدان میں کارہائے نمایاں سر انجام دیئے۔

ڈاکٹر نصیر احمد ناصر لکھتے ہیں:

> "معلم انسانیت کی حیثیت سے آپ تیار کی عظمت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ صحرا کے بدوی اور ان پڑھ شہری دیکھتے دیکھتے عالم و فاضل اور مفکر و حکیم بن گئے۔ آپ ﷺ نے مسجد نبوی میں جو شمع علم روشن کی تھی، اس کی روشنی آپ سلام کے شاگردوں کے ذریعے اقصائے عالم میں پھیل گئی"۔(۱)

کئی روایات میں صراحت آتی ہے کہ عہد نبوی میں تقریباً اسی (۸۰) معلمین و مبلغین جنھوں نے بئر معونہ اور واقعہ رجیع کے المیوں میں شہادت پائی، اسی مدرسہ علم اور دانش کدۂ نبوی کے فراغت یافتہ تھے۔ عہد صحابہ میں درس گاہ صفہ کے متعدد فراغت یافتہ معلمین نے اسلامی علم و دانش کی مشعلیں متعدد مقامات میں روشن کیں اور اطراف ممالک میں اسلام کی ترویج و اشاعت خوب خوب کی۔

امام جعفر الصادق نے فرمایا:

> **"قرات فی کتاب علی علیه السلام ان الله لم یاخذ علی الجهال عهدا بطلب العلم حتی اخذ علی العلما عهدا ببذل العلم للجهال، لان العلم كان قبل الجهل" ۔(۲)**

> "میں نے کتاب علی بن ابی طالب میں پڑھا کہ اللہ تعالیٰ نے نہیں لیا جاہلوں سے عہد طلب علم کا جب تک علماء سے عہد نہیں لیا ہے علم سکھانے کا جاہلوں کو۔ کیونکہ علم قبل جہالت ہے"۔

رسول اللہ ﷺ سے ان دو آدمیوں کے متعلق پوچھا گیا جو بنی اسرائیل میں سے تھے ایک عالم تھا جو صرف فرض نماز پڑھتا تھا اور پھر بیٹھ کر لوگوں کو علم سکھاتا تھا اور دوسرا دن کو روزے رکھتا اور رات کو نماز پڑھتا دونوں میں سے کون سا افضل ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

> **"فضل هذا العالم الذی یصلی المکتوبة ثم یجلس فیعلم الناس الخیر علی العابد الذي یصوم النهار و یقوم اللیل کفضلی علی ادانا کم رجلا"۔(۳)**

> "اس عالم کی فضیلت جو صرف فرض نماز پڑھ کر لوگوں کو علم سکھلاتا ہے اس عابد پر جو دن کو روزے رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے ایسی ہے جیسی میری فضیلت تم میں سے عام شخص پر ہے"۔

یہاں پر درس گاہ صفہ کے اُن فضلاء اور فارغین کے علمی و عملی کارناموں کا تذکرہ کیا جائے گا۔

(۱.۱)۔کاتبین وحی

کتب سیرت میں متعدد اصحاب کا ذکر کیا گیا ہے جو رسول اللہ ﷺ کی جانب سے کتابت وحی اور خطوط و فرامین لکھنے کی خدمت پر مامور تھے۔ ان میں سے وہ اصحاب، جو درس گاہ صفہ کے معلمین میں سے تھے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور چار کا تین درس گاہ صفہ کے طالب علم تھے جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

"حضرت عبد اللہ بن رواحہ خزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو سلمہ مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ"۔(۴)

محمد بن حبیب بغدادی نے کتاب المحبر میں ان صحابہ کرام کے نام دیئے ہیں جنہوں نے حیات نبوی میں مکمل قرآن جمع کیا:

"سعد بن عبید بن نعمان اوسی، (انہوں نے سب سے پہلے پورا قرآن جمع کیا)، ابو درداء عویمر بن زید بن قیس خزرجی، معاذ بن جبل بن عمرو خزرجی، ثابت بن زید بن نعمان خزرجی، ابی بن کعب بن مالک نجاری، زید بن ثابت بن ضحاک نجاری"۔(۵)

اسی طرح روایت ہے کہ،

"حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ، حضرت سالم (بن عبید اشجعی / بن عمیر مولی ابو حذیفہ) درس گاہ صفہ کے طلباء اور حضرت معاذ بن جبل درس گاہ صفہ کے منتظمین میں سے تھے، اس کے علاوہ متعدد صحابہ کرام ایسے تھے جن کے پاس قرآن کا کچھ نہ کچھ حصہ تحریراً محفوظ تھا، مشہور کاتبین وحی کے علاوہ وہ اصحاب جنہوں نے اپنے طور پر قرآن کریم لکھ کر جمع کر رکھا تھا اُن میں درس گاہ صفہ سے تعلق رکھنے والے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح اور حضرت ابو الدردا کے اسمائے گرامی موجود ہیں"۔(۶)

محققین نے مختلف کتب کے حوالے سے عصر رسول میں جامعین قرآن کے جو نام پیش کئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

"حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو الدردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو زید ثابت بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سعد بن عبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبید بن معاذ جزری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت مجمع بن جاریہ یا حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت اُم ورقہ بنت عبد اللہ رضی اللہ عنہا، حضرت سالم مولی ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ"۔(۷)

قابل غور بات یہ ہے کہ ان جامعین قرآن میں بھی دس اصحاب کا تعلق مستقل طور پر درس گاہ صفہ سے ہے۔

(۱.۲)۔ معلمین قرآن

امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام میں قرآن پڑھانے والے سات صاحب مشہور ہوئے ہیں۔ امام ذہبی نے اپنی طبقات القراء میں بیان کیا ہے:

"حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو الدردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ"۔(۸)

امام قرطبی نے اپنی کتاب "الجامع الاحکام القرآن" میں اور امام ابن حجر عسقلانی نے "فتح الباری" میں ان صحابہ کرام کے اسمائے گرامی ذکر کئے ہیں جو قرآن کے عالم کی حیثیت سے معروف تھے اور انہیں قراء کہا جاتا تھا۔ ان میں سے تیرہ حضرات کا تعلق درس گاہ صفہ کے معلمین اور مستقل طلباء سے ہے۔ اُن کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں:

"حضرت ابو بکر، حضرت علی، حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت حذیفہ، حضرت سالم، حضرت عبد اللہ بن عمرؓ، حضرت ابی بن کعب، حضرت معاذ بن جبل، حضرت زید بن ثابت، حضرت ابو الدردا، حضرت فضالہ بن عبید، حضرت ابو ایوب انصاری اور حضرت عقبہ بن عامر شامل تھے"۔(۹)

یہ توان صحابہ کرام کا ذکر ہے جن کے قاری اور حافظ ہونے کی حدیث اور تاریخ کی کتابوں میں صراحت ہے۔ ورنہ ان کی کثرت تعداد کا اندازہ اس واقعہ سے کیا جاسکتا ہے کہ قبیلہ رعل وزکوان نے رسول اللہ ﷺ سے دشمن کے خلاف مدد طلب کی۔ آپ ﷺ نے ان کی مدد کے لئے ستر صحابہ کرام بھیجے۔ ان لوگوں نے بد عہدی کی اور انہیں بئر معونہ کے پاس شہید کر دیا۔ ان صحابہ کرام کے بارے میں حضرت انس فرماتے ہیں۔

"یقال لهم القراء"۔(۱۰)

"ان سب کو قاری کہا جاتا تھا"۔

عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں:

"جب بھی حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے بھائی اُن کے پاس جمع ہوتے تو قرآن کریم کھول کر انہیں تفسیر سنانے لگتے"۔(۱۱)

(۱.۳)۔ مترجمین قرآن کریم

پانچویں صدی ہجری کے فقیہ امام سرخی اپنی کتاب "مبسوط میں اسی طرح تحریر کیا ہے کہ،

> "قرآن کریم کے غیر ملکی زبانوں میں ترجمے کا کام رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں ہی شروع ہو گیا تھا اور درس گاہ صفہ کے طالب علم حضرت سلمان فارسی قرآن کریم کے پہلے مترجم تھے۔ اس سلسلے میں ایک واقعہ کا ذکر کرنا بھی مناسب ہو گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہر مسلمان کے لئے نماز کی ادائیگی عربی زبان میں ہی لازمی قرار دی تھی۔ کچھ ایرانیوں نے اسلام قبول کیا لیکن وہ عربی میں قرآنی آیات حفظ ہونے تک نماز کی ادائیگی التوا میں رکھنے کے لئے آمادہ نہ تھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی ہدایت پر حضرت سلمان فارسی نے جن کا تعلق ایران سے ہی تھا اور جو اب عربی بخوبی سیکھ چکے تھے، اپنے نو مسلم ہم وطنوں کے لئے سورۃ فاتحہ کا فارسی زبان میں ترجمہ کر دیا اور وہ لوگ نماز سے متعلقہ آیات عربی میں حفظ ہونے تک فارسی زبان میں نماز ادا کرتے رہے"۔(۱۲)

اس لحاظ سے حضرت سلمان فارسی کو قرآن کریم کے پہلے مترجم ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔

(۱.۴)۔ مفسرین قرآن کریم

تفسیری ادب کی جمع وتدوین اور توسیع وارتقاء کا عمل صحابہ کرام کے زمانہ سے شروع ہوا۔ محمود احمد غازی تحریر کرتے ہے کہ،

> "صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت سے جتنا قرآن مجید سیکھا، اس کو پوری دیانت، امانت اور صحت کے ساتھ تابعین تک منتقل کر دیا۔ پھر صحابہ کرام کی اپنی فہم وبصیرت اور تربیت نبوی کے نتائج کی روشنی میں جو فکر وشعور اور اجتہادی بصیرت ان کو حاصل ہوئی اس سے کام لے کر انہوں نے نئے نئے تفسیری نکتے دریافت فرمائے۔ پھر اس دور کے حالات، وسائل، اسلوب اور لغت پر جو عبور ان کو حاصل تھا، اس کی روشنی میں انہوں نے قرآن مجید کی بہت سی آیات اور الفاظ کی مزید تفسیر وتشریح کی۔ ان سب عوامل کے نتیجے میں متعدد صحابہ کرام کو علم تفسیر میں مرکزیت اور مرجعیت کا درجہ حاصل ہوا"۔(۱۳)

علامہ الطرنبائی کی کتاب "بلوغ اقصی المرام" میں ہے کہ،

> "جب جلیل القدر صحابہ کرام اور تابعین کے علم میں یہ بات آئی کہ ہر شخص قرآن کریم کے معانی ومفاہیم کو سمجھنے کی طاقت نہیں رکھتا تو انہوں نے بعد میں آنے والوں کی خیر خواہی کے لئے قرآن کریم کی تفسیر کی اور اسے مرتب اور مدون کیا اور احادیث نبویہ کو مرتب و مدون کیا کیونکہ احادیث تکالیف شرعیہ اور مقصود تک رسائی کی معرفت کا ذریعہ ہیں۔ قاضی ابو الفتح ابن الحاج نے بھی الازھاد الطبیہ میں بھی یہی لکھا ہے"۔(۱۴)

گو صحابہ کرام میں مفسر صحابہ بہت کم تھے۔ امام جلال الدین سیوطی نے اپنی مشہور ومتداول کتاب "الاتقان" میں دس مفسر صحابہ کرام کے نام بیان کئے ہیں جن کا شمار اکابر صحابہ کرام میں ہوتا ہے،

> "اس طرح کچھ دیگر صحابہ کرام سے بھی تفسیری روایات منقول ہیں۔ مگر وہ کم ہیں اور ان کو زیادہ شہرت حاصل نہیں ہوئی۔ ان کی تعداد ۴۹ کے قریب ہے، ان میں سے وہ مفسر صحابہ کرام جن کا شمار درس گاہ صفہ کے فاضلین میں ہوتا ہے اور زیادہ تر جن سے قرآن کی تفیر نقل کی گئی ہے اُن کے نام حسب ذیل ہیں: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن

عباس رضی اللہ عنہ ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ "۔(۱۵)

(۱.۵)۔حفاظ قرآن کریم

محمد بدر الدین زرکشی لکھتے ہے کہ،

"آپ ﷺ کے زمانہ حیات میں صحابہ کرام کی ایک جماعت نے پورا قرآن زبانی یاد کر لیا تھا اور متفرق طور پر صحابہ کرام میں سے اتنے لوگوں کو یاد تھا کہ ان کی کم سے کم تعداد تواتر کی حد تک پہنچ جاتی ہے۔"(۱۶)

اصحاب صفہ میں تو حفاظ کی کثرت تھی۔ درس گاہ صفہ کے نصاب کا پہلا مضمون ہی حفظ قرآن کریم تھا۔ چنانچہ بئر معونہ کے موقع پر ستر حفاظ صحابہ کرام شہید ہوئے، جنہیں ایک قوم کی تعلیم کے لئے بھیجا گیا تھا۔ امام ابو عبید قاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ) نے اپنی کتاب القرآت میں جن حفاظ مہاجرین و انصار صحابہ کرام کے اسمائے گرامی ذکر کئے ہیں اور طبقات ابن سعد میں محمد بن کعب القرظی کی روایت میں حفاظ صحابہ کے جو نام آئے ہیں نیز عبد البر محمد قاسم سے عہد نبوی کے حفاظ صحابہ کرام اور صحابیات کی جو فہرست مرتب کی ہے اُن میں درس گاہ صفہ سے تعلق رکھنے والے ذی وقار اصحاب کے اسماء مندرجہ ذیل ہیں:

" حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت معاذ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ذوالبجادین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، حضرت سالم مولی ابی حذیفہ رضی اللہ عنہما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ، دوسری روایات میں عہد رسالت کے حفاظ قرآن میں متعدد دوسرے صحابہ کرام کے نام بھی ملتے ہیں"۔(۱۷)

امام جلال الدین سیوطی نے "الاتقان میں، امام ابو عبید قاسم بن سلام نے "کتاب القرآت" میں اور امام القرآ ابو محمد مکی الاسلام عثمانی نے اپنی کتاب "شرح سبعہ قرآت" میں قاریان قرآن اور معلمین قرآء صحابہ کرام کی جو فہرست مرتب کی ہے، اس میں درس گاہ صفہ سے تعلق رکھنے والے حسب ذیل حضرات ہیں:

" درس گاہ صفہ کے معلمین میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور درس گاہ صفہ کے طلباء میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سالم مولیٰ ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت واثلہ بن اسقع لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو حلیمہ معاذ بن حارث انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسمائے گرامی شامل ہیں"۔(۱۸)

رسول اکرم ﷺ نے قرآت قرآن میں مہارت کی وجہ سے چار اصحاب سے بالخصوص قرآن سیکھنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا:

"استقرئوا القرآن من اربعة من عبد ا بد الله بن مسعود و سالم مولى أبي حذيفة و ابی بن كعب و معاذ بن جبل "۔(۱۹)

" قرآن مجید چار آدمیوں سے پڑھو۔ عبد اللہ بن مسعود سے اور سالم سے جو ابو حذیفہ کا غلام ہے، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل سے "۔

(۲)۔اصحاب صفہ اور احادیث کی نشر واشاعت

قاضی اطہر مبارکپوری لکھتے ہے کہ،

"رسول اللہ ﷺ کے وصال مبارک کے بعد صحابہ کرام کی جماعت ایک لاکھ سے زائد تھی جنہوں نے آپ ﷺ کی زیارت و ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ مدینہ منورہ میں تیس ہزار (۳۰۰۰۰)، مختلف قبائل میں تیس ہزار (۳۰۰۰۰) ملک شام میں دس ہزار (۱۰۰۰۰) حمص میں پانچ سو (۵۰۰) اور کوفہ میں ایک ہزار پچاس (۱۰۵۰) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے جن میں

چودہ بدری صحابہ تھے۔ وصال نبوی کے بعد خلفائے راشدین کے دور میں فتوحات کا دائرہ وسیع ہوا تو نئے مفتوحہ علاقوں میں صحابہ کرام نے اقامت اختیار کی اور تعلیم و تعلم کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس دوران اصحاب صفہ اپنے اپنے حلقوں اور مجالس میں کتاب وسنت، فقہ وفتوی کی تعلیم دیتے رہے۔ ہر شہر میں با قاعدہ تعلیم کے لئے مدارس قائم ہوئے۔ سات مقامات جن میں مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ کوفہ ،بصرہ، دمشق جمع اور مصر شامل ہیں علم قرآت تعلیم قرآن علم تغییر اور علم حدیث کی تعلیم دی جاتی تھی"۔(۲۰)

احادیث کا عظیم الشان ذخیرہ ہم تک پہنچانے میں اصحاب صفہ کا ہی بنیادی کردار ہے اور اُن میں سے بیشتر کا شمار کثیر الروایت صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔

حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

" اللهم ارحم خلفائی

اے اللہ !میرے خلفاء پر رحم فرما

ہم نے عرض کیا:

یا رسول الله من خلفائك

یارسول اللہ ! آپ کے خلفاء کون ہیں؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"الذین یاتون من بعدی یروون احادیثی و یعلمونها الناس"۔(۲۱)

"جو میرے بعد آئیں گے اور میری احادیث بیان کریں گے اور یہ حدیثیں لوگوں کو سکھائیں گے"۔

اصحاب صفہ مستغنی المزاج، پاک نفس، نیک ذات تھے۔ قرآن کریم کی تعلیم دینے اور حدیث بیان کرنے سے اُن کا مقصد اشاعت اسلام اور ہدایت اُمت تھا ۔وہ حُب جاہ یا طلب مال کی ہوس میں مبتلانہ تھے۔ کسی ایک صحابی کے متعلق بھی کسی نے آج تک یہ بیان نہیں کیا کہ درس قرآن یا روایت حدیث کے بدلے میں کسی سے کچھ مال لیا ہو یا کسی اور فائدہ کی توقع کی ہو۔ ایسی نیک نفس جماعت کے متعلق سوائے اس کے کوئی خیال قائم نہیں کیا جاسکتا کہ روایت حدیث سے ان کی غرض تبلیغ احکام تھی، اور ایسا ہی اکثر واقعات سے ثابت ہوتا ہے۔

ابن حجر عسقلانی لکھتے ہے کہ،

"مشہور صحابی رسول حضرت ابو ہریرہؓ جو اصحاب صفہ میں شمار ہوتے تھے کہ میں مدینہ منورہ آنے کے بعد ہمہ وقت رسول اکرم ﷺ کی مصاحبت میں رہتے تھے تا کہ زیادہ سے زیادہ علم حاصل کر سکیں، ان کی مرویات کی تعداد پانچ ہزار تین سو چوہتر (۵۳۷۴) ہے۔ گو رسول اکرم ﷺ کی توجہ اور دعا ہے ان کا حافظہ بہت قوی ہو گیا تھا اور وہ زیادہ تر احادیث حفظ ہی کیا کرتے تھے تاہم ان کے پاس کئی رجسٹر تھے جس میں انہوں نے احادیث لکھ کر بھی محفوظ کی ہوئی تھیں"۔(۲۲)

اسی طرح حضرت عبد اللہ بن عمر کے بارے میں علامہ سیوطی تحریر کرتے ہیں کہ،

"حضرت عبد اللہ بن عمر جو ایک ہزار چھ سو تیئیس (۱۶۳۰) احادیث کی روایت کرتے ہیں ان کی روایات کو نافع نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا"۔(۲۳)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے حضرت علی بن ابی طالب سے مروی تمام حدیثوں پر ایک اجمالی نظر ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

"رسول اللہ ﷺ کے حلیہ اقدس، آپ ﷺ کی نماز و مناجات و دعا و نوافل کے متعلق سب سے زیادہ روایتیں حضرت علی ہی سے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ہر وقت رفاقت نبوی میں رہتے تھے اور ان کی عبادتوں سے خاص شغف تھا"۔(۲۴)

(۳)۔اصحاب صفہ کی خدمات قضاء وفتاوی

(۳.۱)۔امت مسلمہ کے اول مفتی اعظم اور قاضی القضاۃ ﷺ

اس اُمت کے پہلے مفتی اعظم اور قاضی القضاۃ خود رسول اللہ ﷺ کی ذات بابرکت ہے، اس لئے کہ بندوں کو امر الٰہی اور حکم خداوندی سے واقف کرانا انبیاء کرام علیہم السلام کی مقدس جماعت کے واسطہ سے ہی ہوا ہے اور انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا مقصد بھی یہی تھا کہ انسانیت کا رشتہ رب العالمین سے جوڑا جائے مخلوق کو

خالق سے ملایا جائے اور بندوں کو رب کے احکام بتا کر حکم اللہ پر گایا جائے۔ اس لئے اس عظیم الشان فریضے کو سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے انجام دیا اور یہ دولت آپ ﷺ تک خود رب العالمین کی جانب سے پہنچی تھی۔ مولانا محمد تقی عثمانی لکھتے ہیں:

آپ ﷺ کے زمانہ میں آپ ﷺ کے علاوہ کوئی بھی اس منصب پر فائز نہ تھا البتہ آپ ﷺ بعض صحابہ کرام کو دور دراز علاقوں میں بھیجتے تو ان کو افتاء اور قضاء کی بھی ذمہ داری عطا فرماتے۔ (۲۵)

(۳.۲)۔درس گاہ صفہ کے مفتیان صحابہ کرام

مفتی بدایوانی منصف لکھتے ہیں کہ،

"سنہ ۱۱ھ سے سنہ ۴۰ ھجری تک کا دور خلفائے راشدین اور کبار صحابہ کرام کا ہے۔ یہ فقہ کے عروج اور ارتقاء کا دور ہے۔ آپ ﷺ کے بعد فتوحات اسلامیہ کا جو لامتناہی سلسلہ شروع ہوا خصوصاً حضرت عمر فاروق کے دور خلافت میں ہر روز کوئی نہ کوئی علاقہ مملکت اسلامیہ میں داخل ہو کر اس کا جز بن جاتا۔ اس طرح مسلمانوں کو دوسری اقوام سے اختلاط بڑھتا گیا۔ روزانہ نت نئے واقعات وحوادثات سامنے آنے لگے کیونکہ ہر قوم کا مخصوص اخلاق وعادات اور مخصوص نظام حیات ہوتا تھا اور انہی اطوار وعادات پر ان کے معاشرتی ومعاملاتی نظام کا دارو مدار تھا۔ ان نت نئے مسائل کے شرعی حل نے صحابہ کرام کو قرآن وحدیث میں غور وخوض کرنے کا موقع فراہم کیا چنانچہ درس گاہ صفہ کے فارغین صحابہ کرام نے قرآن وحدیث کے اصول وقواعد اور جزئیات کو سامنے رکھ کر نئے مسائل کا استنباط واستخراج کیا"۔(۲۶)

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

" الفقهاء أمناء الرُّسُل مالم يدخلو في الدنيا"۔(۲۷)

"فقہاء رسولوں کے امین ہیں جب تک وہ دنیا میں داخل نہ ہوں"۔

پوچھا گیا: دنیا میں ان کے داخلے کی صورت کیا ہے؟

فرمایا: "سلطان جابر کی پیروی۔ جب وہ ایسا کریں تو تم اپنے دین کو ان سے بچاؤ"۔ امام ابن قیم فرماتے ہیں:

" نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ میں ہی اجتہاد کو نہ صرف جائز رکھا گیا بلکہ اس پر عمل درآمد ہوا، لیکن یہ معاملہ اس وقت ہوگا، جب نص موجود نہ ہو اور حقیقتاً اجتہاد کی ضرورت درپیش ہو اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر نے کسی موقع پر نبی ﷺ کے سامنے اجتہاد کیا اور آپ ﷺ نے اسے تسلیم کر لیا۔ لیکن یہ معامل جزوی احکام میں تھا، کلی اور عام امور میں ایسا طریقہ نہ تھا۔ کیونکہ موخر صورت میں اجتہاد نبی ﷺ کے سامنے کسی بھی صحابی کی جانب سے سرزد نہیں ہوا"۔(۲۸)

پھر ان اصحاب میں بھی کچھ حضرات فقاہت کی چوٹی پر فائز تھے جیسا کہ روایات سے مستفاد ہوتا ہے: امام ذہبی فرماتے ہیں:

"كان ابو هريره رضى الله عنه كبار آئمة الفتوى"۔(۲۹)

"حضرت ابوہریرہ نامور آئمہ فتویٰ میں سے تھے"۔

حافظ ابن حجر عسقلانی، الاصابہ میں اور حافظ ابن القیم الجوزیہ، اعلام الموقعین میں لکھتے ہیں:

"حضرت علی بن ابی طالب ان تین صحابہ کرام میں سے ہیں جن کے فتاوی کی تعداد دوسروں کی نسبت زیادہ ہے اور جنہیں آنحضور ﷺ کے عہد میں ہی فتوی کی خدمت سپرد کر دی گئی تھی ایک حضرت عمر، دوسرے خود حضرت علی اور تیسرے حضرت عبد اللہ بن مسعود"۔(۳۰)

امام ابن جوزی فرماتے ہیں کہ

"حضرت ابی بن کعب ان (لوگوں) میں سے ایک تھے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں پورے قرآن کو سنبھالا تھا اور پھر ان میں سے بھی ایک تھے جو آپ ﷺ کے زمانے میں فتویٰ دیا کرتے تھے"۔(۳۱)

امام حاکم اپنی صحیح میں حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں:

"كنا نتحدث أن أقضى أهل المدينة على بن أبي طالب رضى الله عنه"۔(۳۲)

"ہم کہا کرتے تھے کہ اہل مدینہ کے سب سے بڑے قاضی علی بن ابی طالب ہیں"۔

حضرت عمر بن خطاب نے حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت ابی بن کعب کو ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا ہے؟

"علی اقضانا و ابی اقرانا"۔(۳۳)

"علی بن ابی طالب ہمارے سب سے بڑے قاضی اور ابی بن کعب ہمارے سب سے بڑے قاری ہیں"۔

امام ذھبی نے اپنی کتاب سیر اعلام النبلاء میں لکھا ہے:

"سیدنا ابو سعید خدری مفتی مدینہ تھے"۔

حضرت کعب بن مالک بیان کرتے ہیں:

"حضرت معاذ بن جبل، نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی حیات میں مدینہ منورہ میں لوگوں کو فتویٰ دیتے تھے"۔(۳۴)

صحابہ کرام کے فتاوی موطا، مسند اور سنن کی ان کتب میں مذکور ہیں جنھوں نے مرفوع روایات نقل کرنے کا التزام نہیں کیا، جیسے موطا امام مالک، موطا امام محمد، مسند دارمی، مصنف عبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند طحاوی اور مسند عبد اللہ بن وہب وغیرہ۔ کچھ عرصہ قبل ظہران یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر رواس قلعہ جی نے صحابہ کرام کے فتاوی اور آراء کو انسائیکلوپیڈیاز کی شکل میں تدوین کیا ہے۔ ان میں فقہ حضرت ابو بکر صدیق، فقہ حضرت علیؓ، فقہ حضرت عبد اللہ بن مسعود، فقہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ، فقہ حضرت عبد اللہ بن عباس شامل ہیں جو ایک ایک ضخیم جلد پر مشتمل ہیں۔

خلاصہ:

درس گاہ صفہ میں نبی کریم ﷺ نے اپنے مخصوص انداز میں صحابہ کرام کی تعلیم و تربیت جاری رکھی۔ آپ ﷺ انہیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا خوف دلاتے، مکارم اخلاق پر کاربند رہنے کی تلقین کرتے احکام شریعت کی تشریح بتاتے اور مبادیات اسلامی کی وضاحت فرماتے تھے۔ صحابہ کرام کی بہتر تعلیم و تربیت کے سلسلے میں آپ ﷺ ابلاغ کے مختلف وسائل و ذرائع استعمال میں لاتے تھے۔ پس جو شخص بھی فن تدریس سیکھنا چاہے، اسالیب تدریس کے چناؤ، وسائل تعلیم کے انتخاب اور آداب تعلیم کے سلسلے میں مثالی نمونہ پانے کی خواہش رکھتا ہو وہ نبی کریم ﷺ جیسا عظیم نمونہ کہیں اور حاصل نہیں کر سکتا۔ نبی کریم ﷺ کے انداز تعلیم کے نادر نمونے جنہیں آپ ﷺ نے اختیار فرمایا اور ان کی طرف ہماری رہنمائی فرمائی، انہیں اس آرٹیکل میں بر سبیل تذکرہ اور وضاحت کے طور پر جمع کر دیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے علم کی عظمت کا جو پیغام انسانیت کو دیا اور اُس کے نتیجے میں مختلف شعبہ ہائے علم مثلاً قرآن، تدوین حدیث، تدوین، فقہ حکمت، تزکیہ، تصوف و دیگر بیشمار علوم میں درس گاہ صفہ کے فارغین نے کیا کیا کارہائے نمایاں انجام دیئے اُس کی چند جھلکیاں پیش کی گئی ہیں۔

حوالہ جات

References

۱۔ ناصر، نصیر احمد، (س ن)، پیغمبر اعظم و آخر، مکتبہ اسلام، لاہور، ۴۲۸

۲۔ کیلانی، محمد بن یعقوب، (س ن) اصول کافی، دار الاشاعت، لاہور، ۱: ۹۰

۳۔ دارمی، عبد اللہ بن عبد الرحمان، (۱۴۱۰ھ)، سنن دارمی، مکتبہ یاسین، لاہور، ۱: ۳۲۵

۴۔ صدیقی یاسین مظہر، (س ن) عہد نبوی کا نظام حکومت، ۲۲

۵۔ بغدادی، محمد حبیب، (۱۹۴۲ء) کتاب المحبر، دائرہ المعارف العثمانیہ، حیدر آباد، ۲۸۶

۶۔ گیلانی، مناظر احسن (۲۰۰۳ء) تدوین و تحفظ قرآن، مکتبہ الحمد، لاہور، ۳۰

۷۔ مبارکپوری، قاضی اطہر،(۲۰۰۶ء) بنیادی قرآنی علوم، دار الاشاعت، لاہور ص:۹۷

۸۔ سیوطی، عبدالرحمان بن ابی بکر (۱۴۱۱ھ) الاتقان فی علوم القرآن، مطبعۃ الاستقامہ، قاہرہ ۱:۱۹۵

۹۔ عسقلانی، ابن حجر، (۱۴۰۹ھ) فتح الباری، ناشران قرآن لمیٹڈ، لاہور ۹:۵۲

۱۰۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، (۱۳۶۹ھ)، کتاب المغازی، باب غزوۃ الرجیع ورعل وذکوان وبئر معونہ، ح:۴۰۸۸

۱۱۔ ابی لیلیٰ، عبدالرحمان (۱۳۰۰ھ) فضائل القرآن مکتبہ رحمانیہ لاہور، ۹۴

۱۲۔ سرخسی، شمس الدین، (۱۳۹۹ھ) مبسوط لسرخسی، مطبوعہ مصر، ۱:۳۷

۱۳۔ غازی، محمود احمد، (۲۰۰۸ء)، محاضرات قرآنی، مکتبہ عرفان، لاہور، ۱۹۴

۱۴۔ کتانی، محمد عبدالحئ، (۱۳۸۲ھ) التراتیب الاداریہ، ۱۲۳

۱۵۔ غازی، محمود احمد، (۲۰۰۸ء) محاضرات قرآنی، :۱۹۵

۱۶۔ زرکشی، محمد بدرالدین، (۱۴۱۰ھ) البرہان فی علوم القرآن، دارالتراث الاسلامیہ، بیروت، ۱:۱۹۹

۱۷۔ ہاشمی، طالب، (۲۰۰۸ء) سیرت میزبان رسول ایوب انصاری، طٰہٰ پبلی کیشنز، لاہور، ۲۱۳

۱۸۔ سیوطی، عبدالرحمان بن ابی بکر، (۱۳۹۹ھ) الاتقان فی علوم القرآن، ۱:۱۹۳

۱۹۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، (۱۳۶۹ھ)، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب سالم، ح:۳۷۵۸

۲۰۔ مبارکپوری، قاضی اطہر (۲۰۰۶ء) تاریخ قدیم مدارس عربیہ، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ، ۵۸

۲۱۔ الدحدوح، سلمان نصیف (۱۴۱۰ھ) الصحابی یسئل والنبی یجیب، ۱۷۲ مکتبہ بیت السلام، ریاض، ۱۷۲

۲۲۔ عسقلانی، ابن حجر، (۱۳۰۵ھ) مقدمہ فتح الباری، ۱:۲۱۷

۲۳۔ سیوطی، عبدالرحمان بن ابی بکر، (۱۹۳۹ء) تدریب الراوی، مطبعۃ الاستقامہ، قاہرہ، ۴۷

۲۴۔ دہلوی، شاہ ولی اللہ، (۱۴۳۳ھ)، ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء، شاہ نفیس اکادمی، لاہور، ۲۵۵

۲۵۔ عثمانی، مولانا محمد تقی، (۲۰۰۶ء) المصباح، مکتبہ معارف اسلامیہ، کراچی، ۱:۵۸

۲۶۔ بدایوانی، منصف، (۲۰۰۶ء)، حضرات صحابہ کرام اور فقہ، ۳۳

۲۷۔ کیلانی، محمد بن یعقوب (۲۰۰۰ء) اصول کافی، ۱:۱۰۲

۲۸۔ ابن قیم، محمد الجوزیہ، (۱۴۱۱ھ) زاد المعاد فی ھدی خیر العباد، ۸۸

۲۹۔ الذہبی، محمد بن عثمان، (۱۴۱۱ھ) سیر اعلام النبلاء، مکتبۃ البشریٰ، کراچی، ۱:۵۸

۳۰۔ عسقلانی، ابن حجر، (۱۴۱۱ھ) فتح الباری، ص:۵۵

۳۱۔ ابن جوزی، جمال الدین (۱۳۱۰ھ)، تذکرۃ الخواص، مکتبہ رحمانیہ لاہور، ۱:۲۰۵

۳۲۔ نشاپوری، محمد بن عبداللہ الحاکم، (۱۳۶۶ھ) معجم الشیوخ، مکتبہ فرقانیہ، کراچی، ۳:۱۳۵

۳۳۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، (۱۳۶۹ھ)، کتاب التفسیر، باب قولہ ما ننسخ من آیت او ننسہا، ح:۴۴۸۱

۳۴۔ کتانی، محمد عبدالحئ، (۱۳۸۲ھ) التراتیب الاداریہ، ۳۲۱

References in Roman

1. *Naser, Nasir Ahmad. Peghamber e azam awal wa awakhir . (Lahore: Maktaba Islam), 427*
2. *Kailani, Muhammad bin Yaqub. Usul-e-Kafi. (Lahore: Darul Ash'at,) 1.90.*

3. *Darimi, Abdullah bin Abdur Rahman. Sunan Darimi. (Lahore: Maktaba Yasin, 1410 AH), 1.325.*
4. *Sadiqi, Yasin Mazhar. Ahde e Nabawi ka nizam e Hokomat. 22*
5. *Baghdadi, Muhammad Habib. Al-Muhbar. (Hyderabad: Dairatul Ma'arif Al-Othmaniya, 1942 CE), 286.*
6. *Gilani, Manazir Ahsan. Tadween wa tahfuz e Quran. (Lahore: Maktaba Al-Hamd, 2003 CE), 30.*
7. *Mubarakpuri, Qazi Athar. Bunyadi Qurani Uloom. (Lahore: Darul Ash'at, 2006 CE,) 97.*
8. *Suyuti, Abdul Rahman bin Abi Bakr. Al-Itqan fi Ulum al-Quran. (Qahira: Matba'atul Istiqama, 1411 AH), 1.195.*
9. *Asqalani, Ibn Hajar. Fathul Bari. (Lahore: Nashiran Quran Limited, 1409 AH), 9.52.*
10. *Bukhari, Muhammad bin Ismail. Kitab Al-Maghazi. Bab Ghazwah Al-Raji, Wara'l, Dhu Qawan and Bu'r Ma'una, (1369 AH), 4088.*
11. *Abi Laila, Abdul Rahman. Fazail-e-Quran. (Lahore: Maktaba Rahmaniya, 1300 AH), 94.*
12. *Sarkhasi, Shamsuddin. Mabsut Sarkhasi. (Egypt 1399 AH), 1.37.*
13. *Ghazi, Mahmood Ahmad. Uloom e Qurani. (Lahore: Maktaba Irfan, 2008 CE), 194.*
14. *Kattani, Muhammad Abdul Haee. Al-Taratib Al-Idariyah. (1382 AH), 123.*
15. *Ghazi, Mahmood Ahmad. Uloom e Qurani. (Lahore: Maktaba Irfan, 2008 CE), 195.*
16. *Zar Kashi, Muhammad Baderuddin. Al-Burhan fi Ulum al-Quran. (Beirut: Darul Turath Al-Islamiya, 1410 AH), 1.199.*
17. *Hashmi, Talib. Seerat Mehzban-e-Rasool Ayoob Ansari. (Lahore: Taha Publications, 2008 CE), 213.*
18. *Suyuti, Abdul Rahman bin Abi Bakr. Al-Itqan fi Ulum al-Quran. (1399 AH), 1.193.*
19. *Bukhari, Muhammad bin Ismail. Kitab Fazail Sahaba-e-Nabi. Bab Manaqib Salem, (1369 AH), 3758.*
20. *Mubarakpuri, Qazi Athar. History of Ancient Arabic Schools. (Lahore: Maktaba Rashidi, 2006 CE).58*
21. *Salman Naseef Aldahdouh, Al-Sahabi Yas'al Walnabi Yajeeb, (Riyadh: Maktaba Beit Al-Salam, 1410 AH), 172.*
22. *Ibn Hajar Asqalani, Muqaddimah Fath Al-Bari (1305 AH), 1,217.*
23. *Abdul Rahman bin Abi Bakr Suyuti, Tadrib Al-Rawi, (Cairo: Matba'a Al-Istiqaamah, 1939 AD), 73.*
24. *Shah Waliullah Dahlawi, Azalat Al-Khafa'an Khilafat Al-Khulafa, (Lahore: Shah Nafees Academy, 1433 AH), 255.*
25. *Maulana Mohammad Taqi Usmani, Al-Misbah, (Karachi: Maktaba Ma'arif Islamiyah, 2006 AD), 1, 58.*
26. *Mansaf Bada'uni, Hazrat Sahaba Karam Aur Fiqh, (.2006 AD), 33.*
27. *Mohammad bin Ya'qub Kailani, Usul Kafi, (2000 AD), 1, 102.*
28. *Mohammad Al-Jawziyah Ibn Qayyim, Zad Al-Ma'ad Fi Hady Khair Al-'Ibad, (1411 AH), 88.*
29. *Mohammad bin Usman Al-Dhahabi, Siyar A'lam Al-Nubala, (Karachi: Maktaba Al-Bushra, 1411 AH), 1, 58.*

30. *Ibn Hajar Asqalani, Fath Al-Bari, (1411 AH), 55.*
31. *Jamal Al-Din Ibn Jawzi, Tadhkirat Al-Khawass, (Lahore: Maktaba Rahmaniya, 1310 AH), 1, 205.*
32. *Mohammad bin Abdullah Al-Hakim Nishapuri, Mu'jam Al-Shuyukh, (Karachi: Maktaba Farqaniya, 1366 AH), 3, 135.*
33. *Mohammad bin Ismail Bukhari, Kitab Al-Tafsir, Bab Qaulahu Mannsakh Min Ayat Aw Nansaha, (1369 AH), 4481.*
34. *Mohammad Abdul Ha'i Kattani, Al-Tarateeb Al-Idariyah, (1382 AH), 321*